۲۸ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 192)

نعت خوانوں کیلئے کام کی باتیں

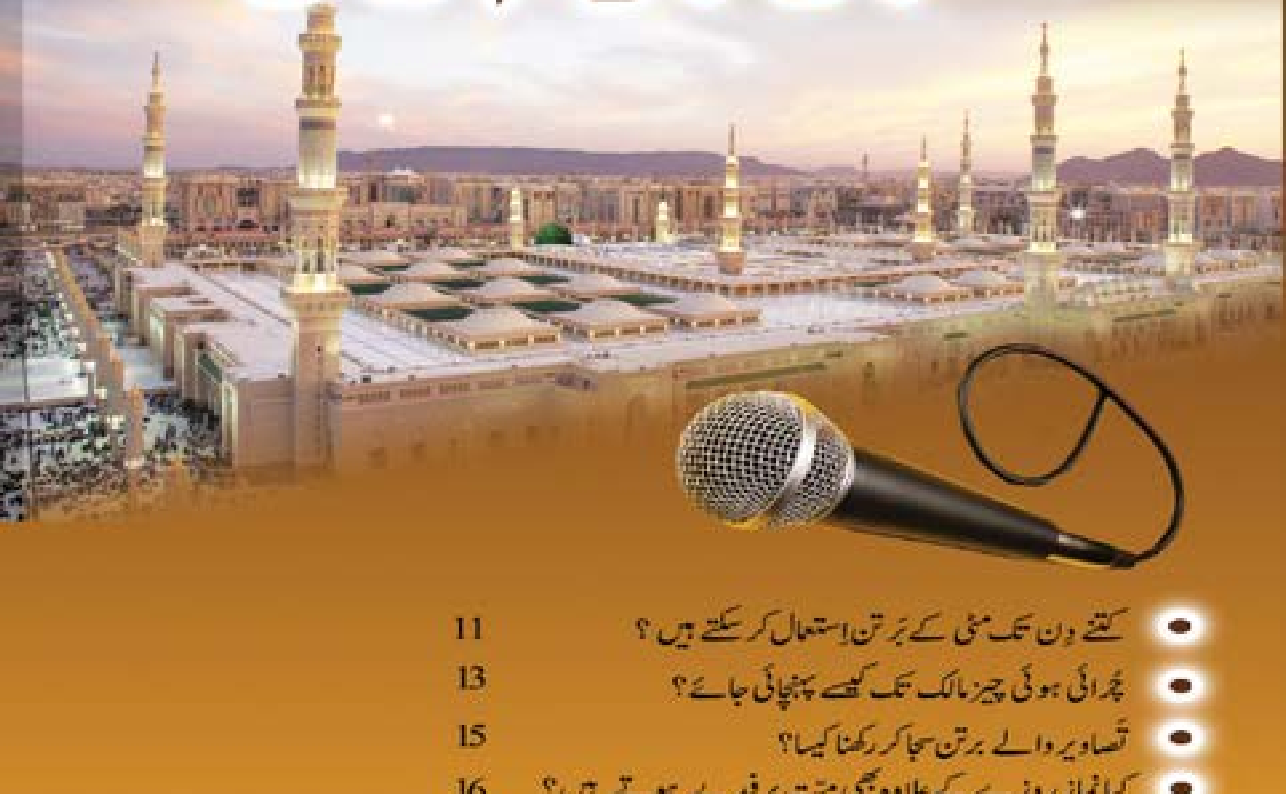

- کتنے دن تک مٹی کے برتن استعمال کر سکتے ہیں؟ 11
- چُرائی ہوئی چیز مالک تک کیسے پہنچائی جائے؟ 13
- تصاویر والے برتن سجا کر رکھنا کیسا؟ 15
- کیا نماز روزے کے علاوہ بھی میت پر فدیے ہوتے ہیں؟ 16

ملفوظات:
شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نعت خوانوں کیلئے کام کی باتیں[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۳ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اللہ پاک کے عرش کے سِوا قیامت کے روز کوئی سایہ نہیں ہو گا، اللہ پاک کے عرش کے سائے میں تین شخص ہوں گے، عرض کی گئی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ اِرشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دور کرے (2) میری سنّت کو زندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعت خواں میرے سر کے تاج ہیں

سُوال: نعت خوانوں کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں؟[3]

جواب: سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتوں سے مجھے عشق ہے، اِس لئے نعت خوانوں سے مجھے محبت ہے۔ میں نعت خوانوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اگرچہ یہ مُبالغہ ہے مگر یہ نعتیں پڑھتے ہیں تو اپنا دِل پسیجتا ہے، رِقّت آتی ہے، عشقِ رَسُول اور مدینے کی محبت میں اِضافہ ہوتا ہے۔ پاکستان بھر میں جتنے بھی نعت خواں ہیں، جو اسٹیج پر نعتیں پڑھتے ہیں اور ان کی آواز اچھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ سب میرے بچے ہیں اگرچہ وہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ نہ ہوں۔ ان میں سے ایک

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۸ رَمَضانُ المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق 21 مئی 2020 کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...... بدور السافرۃ، باب الاعمال الموجبۃ لظل العرش والجلوس...الخ، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

تعداد میرے پاس سے ہو کر جانے والوں کی ہے۔ ان میں سے کئی ایسے نعت خواں ہیں جو مجھ سے نسبت رکھتے اور بہت محبت کرتے ہیں، دعوتِ اسلامی سے وابستہ نہ بھی ہوں مگر پھر بھی دعوتِ اسلامی کے لئے جان دینے والے ملیں گے۔ اس لئے میں ان کے خلاف بِلاوجہ کیوں بولوں؟ البتہ حکمتِ عملی کے ساتھ سب کی اِصلاح ہونی چاہیے۔ کوئی بھی نعت خواں اپنے بارے میں یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اُس نے وِلایت کا تاج پہنا ہوا ہے، گناہوں سے محفوظ ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے یہ بھی ہم جیسے اِنسان ہیں اور اِنسان خطا کا پتلا ہے، "اَلْاِنْسَانُ مُرَكَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ یعنی اِنسان خطا اور بھول کا مجموعہ ہے۔" یہاں نَعُوْذُ بِاللّٰہ اَنبیائے کِرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور خطاؤں سے محفوظ ہستیاں مُراد نہیں۔ اگر کوئی کسی نعت خواں کو حکمتِ عملی اور نرمی کے ساتھ تنہائی میں بھلائی کی بات بتائے گا تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی نعت خواں اُسے گریبان سے پکڑ کر مارے گا یا اَڑی کرے گا۔ ہاں اگر کوئی ان کے بارے میں منچ پر، مائیک پر یا سوشل میڈیا پر بولے گا تو شیطان ان میں ضِد پیدا کر دیتا ہے۔ میں نعت خوانوں کے لیے دُعا کرتا رہتا ہوں، آج بھی دُعا کی تھی اور یہ دُعا صرف دعوتِ اسلامی سے وابستہ نعت خواں اسلامی بھائیوں کے لئے نہیں ہوتی بلکہ سب نعت خوانوں کے لئے ہوتی ہے، سارے نعت خواں میرے سر کے تاج ہیں، یہ ہمیں عشقِ رسُول میں رُلاتے اور تڑپاتے ہیں۔ سب نعت خوانوں کو دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جانا چاہیے، سنتوں کی دکان کھلی ہوئی ہے، سب کو اِس سے سودا لینا چاہیے اور بعض لیتے بھی ہیں۔ اِن باتوں پر سب کو عمل کرنا چاہیے اور ایسی بے اِحتیاطی کرنے سے بچنا چاہیے جس کی وجہ سے کوئی اُنگلی اُٹھائے کہ دیکھو سنی ایسے ہیں، بڑے ذوق و شوق سے نعتیں پڑھتے ہیں لیکن نہ فجر کی نماز میں ہوتے ہیں اور نہ جماعت سے نماز پڑھتے ہیں۔ ہم کسی کو اِس طرح بولنے کا موقع کیوں دیں؟ ٹھیک ہے آپ نے آدھی رات تک نعت شریف پڑھی ہیں لیکن فجر کی نماز بھی تو باجماعت ادا کرنی ہے۔

"مدینہ یاد آیا ہے" پڑھنے والے پہلے نعت خواں

سُوال: حافظ طاہر بجلی نابینا چیچہ وطنی والے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (رُکنِ شوریٰ کا سوال)

جواب: کل یا پرسوں نعت شریف کا یہ شعر "مدینہ یاد آیا ہے" پڑھ رہا تھا، تو میں سوچ رہا تھا کہ سب سے پہلے انہیں کے منہ سے ہم نے "مدینہ یاد آیا ہے" نعت شریف سُنی تھی۔ دعوتِ اسلامی سے پہلے کی یہ بات ہے، اس وقت یہ کلام اتنا

عام نہیں ہوا تھا۔ اِس کے بعد ہماری محافل میں یہ کلام غالباً عام ہوا ہے۔ پہلے سوشل میڈیا نہیں تھا، انہوں نے چار دیواری میں یہ کلام پڑھا تھا ”مدینہ یاد آیا ہے“ پھر ہم لوگوں نے پڑھنا شروع کیا اور یوں یہ کلام مشہور ہوتا گیا اور اب اسے بڑے بڑے نعت خواں پڑھ رہے ہیں، ان میں سے شاید کسی کو اِس بارے میں پتا نہ ہو، پہلی بار سُن رہے ہوں گے کہ آج سے تقریباً 50 سال پہلے حافظ طاہر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے یہ پڑھا تھا۔ ان سے پہلے کسی نے یہ کلام پڑھا ہو تو مجھے پتا نہیں، یہ بہت اچھا کلام پڑھتے تھے، اب ٹیکنالوجی بڑھ گئی ہے جبکہ پہلے ریکارڈنگ وغیرہ کا معقول اِنتظام بھی نہیں تھا، اب اگر وہ کلام ملے گا تو شور شرابے کے ساتھ ہو گا۔

نعت خواں حرص والے اَنداز اپنانے سے بچیں

مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک بار یہ کراچی آئے ہوئے تھے تو ہم انہیں اپنی محفل میں بُلا کر لائے تھے اور ایک بار کسی کے ذَریعے انہوں نے گلزارِ حبیب میں بھی جمعۃُ الوداع کے موقع پر معتکفین وغیرہ میں کوئی کلام پڑھا تھا۔ اللہ پاک ان کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ جتنے میرے نعت خواں مدنی بیٹے مجھے سُن رہے ہیں سب سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ کوئی بھی ایسی بھول نہ کیا کریں جس سے لوگ اہلِ سنّت کو بُرا بھلا کہیں اور نہ حرص کا کوئی ایسا اَنداز اپنائیں کہ مجھے پیسے چاہئیں، پیسوں کے بغیر نہیں آؤں گا، مالدار کے پاس چلے جانا اور غریب سے گلا بیٹھنے کا عُذر کر دینا وغیرہ اِس طرح کی بھولیں نہ کریں، آپ کو پتا نہیں کہ لوگ کیا کیا بولتے ہیں؟ ہم سب کو رَگڑتے ہیں کہ یہ نعت خوانوں کی پیٹھ تھپکتا رہتا ہے اور یہ حضرات ایسے دَھندے کر رہے ہوتے ہیں۔ اب میری لاج بھی آپ کے ہاتھ میں ہے، آپ میرے ہو اور میں آپ کا ہوں، ہم سب نے مل کر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناخوانی کی دھوم مچانی ہے۔

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا   پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

(حدائقِ بخشش)

نعت خواں نمازوں کی پابندی کریں

تمام نعت خواں نمازوں کی پابندی کریں۔ دعوتِ اسلامی سے پہلے کا واقعہ ہے ایک بار کسی جگہ مسجد میں نعت خوانی کی محفل ہو رہی تھی، جب عصر کی اذان ہونے لگی تو بعض نعت خواں مسجد سے باہر جانے لگے، ایک بزرگ جو میمن لگ رہے

تھے انہوں نے جب دیکھا کہ نماز کے وقت نعت خواں نماز پڑھے بغیر مسجد سے باہر جا رہے ہیں تو انہوں نے غصے میں آ کر شور مچانا شروع کر دیا کہ ”دیکھو تھوڑی دیر پہلے جو نعت خواں جھوم جھوم کر نعت شریف پڑھ رہے تھے وہ سب نماز پڑھے بغیر مسجد سے باہر جا رہے ہیں، یہ لوگ نماز نہیں پڑھتے۔“ جو نعت خواں جا رہے تھے ہو سکتا ہے ان بے چاروں کا وُضو نہ ہو یا کوئی مجبوری ہو یا کسی اور مسجد میں اذان دینی یا نماز پڑھانی ہو، اِس طرح کا کوئی بھی عُذر ہو سکتا ہے مگر عین نماز کے وقت نعت خوانوں کو مسجد سے باہر جاتا دیکھ کر وہ بڑی عمر کے آدمی طَیش میں آ گئے اور انہوں نے ان کے بارے میں شور مچانا شروع کر دیا۔

نعت خواں کسی کو اُنگلی اُٹھانے کو موقع نہ دیں

میرے نعت خواں مَدَنی بیٹو! اِس طرح کسی کو بھی اُنگلی اُٹھانے کا موقع نہ دیں، جب تک کوئی شرعی عُذر نہ ہو کوئی بھی مسجد سے اِس طرح باہر نہ جائے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناخوانی کرتے رہیں، خدا کی قسم یہ بہت بڑی دولت ہے جو آپ کو ملی ہوئی ہے، اِس کی حفاظت کریں اور اسے داغ دھبہ نہ لگنے دیں۔ سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے اِن باتوں پر عمل کیجئے۔

محفلِ نعت کی وجہ سے کسی کو تکلیف دینے کی اِجازت نہیں

سُوال: بعض اوقات ایسی جگہ آدھی رات تک محفلِ نعت جاری ہوتی ہے جہاں لوگوں کی حق تلفی ہوتی ہے، اِس طرح کرنے سے شَرعاً اور اَخلاقاً بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جہاں لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو ایسی جگہ آدھی رات تک نعت خوانی کرنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: آدھی رات تک ہونے والی محفلِ نعت میں صرف نعت خوانوں کو مجرم نہیں کہہ سکتے، جو اِنتظامیہ ہوتی ہے اور جو لوگ اِس کا اِہتمام کرتے ہیں وہ بھی مجرم ہوتے ہیں بلکہ وہ تو بڑے مجرم ہیں جو رات گئے تک محفل کا اِنعقاد کرتے ہیں۔ اگر یہ نعت خواں کو پابند کر دیں کہ اتنے بجے سے اتنے بجے تک ہماری محفل ہو گی، یہ محلہ ہے، یہاں دیر تک نعت خوانی کرنے سے لوگ تکلیف میں آ جائیں گے اور نعت خواں بھی کہہ دیں کہ ٹھیک ہے ہم اتنے بجے تک نعت شریف پڑھیں

گے تو کبھی بھی آدھی رات تک محفل نہیں ہو گی۔ یاد رکھیے! اگرچہ ہمیں کوئی کچھ بولے گا نہیں لیکن ہر اِنسان سمجھ سکتا ہے کیا گھر کے سارے اَفراد اور محلے والے ہماری فیور میں ہوتے ہیں کہ آپ ساری رات نعت خوانی کی دھوم مچائیں۔ گھر میں ایک دِن اور ایک ماہ کا بچہ بھی ہوتا ہے، اُس سے کون اِجازت لے گا؟ جو مائیک کی کان پھاڑ آواز سے چونک کر جاگ جاتا ہو گا، 70 سالہ دِل کے مَریض بزرگ جو گھر میں موجود ہیں کیا انہوں نے بھی رات دیر تک مائیک کی کان پھاڑ آواز سے نعت خوانی کرنے کی اِجازت دے دی ہے؟ گھر میں فالج زدہ بے چاری دادی ہیں جنہیں رات بھر نیند نہیں آتی اور وہ نیند کی گولیاں کھا کر دانت پیس رہی ہوتی ہے کیا اُس سے بھی اِجازت مل گئی ہے یقیناً نہیں ملی ہو گی۔ ہم سب کو سوچنا چاہیے کہ گھروں میں بچے، بوڑھے، مَریض، صبح سویرے کام دَھندے پر جانے والے، تہجد کے لیے اُٹھنے والے، تلاوتِ قرآنِ پاک کرنے اور اَوراد و وَظائف پڑھنے والے اور فجر کی نماز پہلی صَف میں باجماعت پڑھنے کے لئے جلدی اُٹھنے والے اَفراد ہوتے ہیں۔ اگر آدھی رات تک مائیک کی کان پھاڑ آواز میں نعت خوانی ہو گی تو کیا ان سب کو پریشانی و تکلیف نہیں ہو گی؟ اِس طرح محفلِ نعت کر کے کسی کو اَذیت نہیں پہنچانی چاہیے۔ اللہ پاک کرے کہ نعت خواں اور محفلِ نعت کا اِنعقاد کرنے والے میری اِن باتوں پر عمل کر لیں۔ نعت خواں بھی کہہ دے کہ میں اتنے بجے تک نعت شریف پڑھوں گا۔ بہر حال محفلِ نعت اِس اَنداز میں ہونی چاہیے کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ جہاں لوگ دیر سے اور جلدی سوتے ہیں وہاں کے اِعتبار سے مائیک ساؤنڈ کی مدھم آواز کے ساتھ محفلِ نعت کے لئے مناسب وقت فکس کر لیا جائے۔

حق بات سُننی اور ماننی چاہیے

سُوال: ایسی جگہ پر نعت خوانی کی جائے جہاں پر لوگ خود آجائیں اور ساؤنڈ کی آواز گھروں میں نہ جائے، ایسے مقامات ہوتے ہیں جہاں پر محفلِ نعت کرنا ممکن ہوتا ہے، آپ اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: ایک بار مجھے تلخ تجربہ ہوا کہ میں ایک محفل میں تھا اور مائیک چل رہا تھا، ایک شخص بہت غصے میں آیا اور اُس نے شکایت کی، اُس کی شکایت بالکل بجا تھی مگر ہمارے اسلامی بھائی جو شیر نہیں مگر شیر کے بچے ہیں انہوں نے اُس سے اُلجھتے ہوئے دَلائل دینے شروع کر دیئے۔ اِس مُعاملے کو دیکھ کر میں نے کچھ اِس طرح کہا کہ ان کی شکایت بجا ہے، قصور

ہم لوگوں کا ہے، ہمیں ان کی بات سمجھنی چاہیے۔ اگر ہمیں نعت خوانی کرنی ہے تو مائیک بند کر دیں اگر کوئی دوسرا انہیں سنے گا تو کیا ہوا مگر ہم لوگ تو سنیں گے۔ اگر کوئی یہ دلیل دے کہ لوگ رات گئے تک کان پھاڑ آواز میں گانے باجے بھی تو چلاتے ہیں، تم انہیں منع کیوں نہیں کرتے ہو؟ تو وہ بولے گا کہ گانے باجے والے تو غَلَط کرتے ہیں اور ان سے بھڑے کون؟ تم اچھے لوگ ہو، مان جاتے ہو۔ بہر حال جب میں نے بات کی تو مسئلہ حل ہو گیا مگر اس سے یہ سیکھنے کو ملا کہ محفلِ نعت کے اِنعقاد میں اِحتیاط کرنی چاہیے اور ایسی محفلِ نعت میں جانے سے بچنا چاہیے جس میں اِس طرح لوگوں کی حق تلفی کی جاتی اور انہیں تکلیف پہنچائی جاتی ہو۔ اگر محفلِ نعت کا اِنعقاد سپر ہائی وے کے میدان میں کیا جائے تو بھلے ساری رات محفلِ نعت کریں کوئی آپ کو کچھ نہیں بولے گا۔ بہر حال کوئی حق بات کہے تو اُسے سننا اور ماننا چاہیے۔

میگا فون پر صَدائے مدینہ نہ لگائی جائے

پہلے ہم لوگ میگا فون پر صَدائے مدینہ لگاتے تھے، مجھے ایک اسلامی بھائی نے واقعہ سُنایا کہ میں ایک جگہ میگا فون پر صَدائے مدینہ لگا رہا تھا تو ایک گھر سے ایک شخص آیا اور اُس نے مجھے میگا فون پر صَدائے مدینہ لگانے سے منع کیا کہ اِس سے ہمارے بچے اُٹھ جاتے ہیں۔ مگر میں نے سمجھا کہ یہ یوں ہی کر رہا ہے اور میں نے ماننے سے اِنکار کرتے ہوئے کہہ دیا کہ میگا فون پر ہی صَدائے مدینہ لگائی جائے گی۔ دوسرے دِن میں حسبِ معمول میگا فون لے کر صَدائے مدینہ لگانے کے لئے گھر سے نکلا تو وہ شخص پہلے سے ہی گلی کے سرے پر کھڑا تھا اور مجھے میگا فون پر صَدائے مدینہ لگانے سے منع کرتے ہوئے کہنے لگا کہ اِس کی آواز سے میرا بچہ اُٹھ جاتا ہے اور پھر سوتا نہیں۔ یہ واقعہ سُن کر مجھے یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ واقعی اِس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو گی لہٰذا اس کے بعد میگا فون پر صَدائے مدینہ لگانے کا سلسلہ موقوف کر دیا گیا۔ اللہ پاک ہمارے گناہ مُعاف فرمائے۔ نعت خواں اسلامی بھائیوں، محلوں میں محافلِ نعت کروانے والی انجمنوں اور جلسے میں جو مقرر محفل کا دولہا ہوتے ہیں، جن کے بیان کی باری 12 بجے سے پہلے نہیں آتی اِن سب کو اِحتیاط کرنی چاہیے۔ یاد رکھیے! میں آپ کی بَرادری کا ہی ایک فَرد ہوں اور میں اپنی ہی بَرادری کو سمجھا رہا ہوں۔ کہا جاتا ہے: "اَلْجِنْسُ اِلَی الْجِنْسِ يَمِيْلُ یعنی جنس اپنی جنس کی طرف میلان رکھتی ہے۔" لہٰذا آپ کا میری طرف میلان ہونا چاہیے اور جو میں بول رہا ہوں وہ آپ کی

سمجھ میں آنا چاہیے کہ میں بھی یَارَسُوْلَ اللہ کہنے والا ہوں۔ اللہ پاک کرے کہ دِل میں اُتر جائے میری بات۔

دعوتِ اسلامی کے نعت خواں کی ذِمّہ داری

سُوال: دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہر ایک نعت خواں کی ذِمّہ داری بنتی ہے کہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِرشادات پر عمل کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے کہ جسے دیکھ کر کسی کو یہ بولنے کا موقع ملے کہ کم از کم دعوتِ اسلامی والے تو مان لیتے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ اور اِس سے عقیدت و محبت رکھنے والے تمام ثناخوانوں کو اِن اُصولوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ اِس میں سب کے لیے دُنیا و آخرت کی ڈھیروں ڈھیر بھلائیاں ہیں۔ اِس حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: میرا حُسنِ ظن ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ نعت خواں اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ دیگر نعت خواں بھی میری بات مانیں گے کہ وہ بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض 100 فیصد میری فیور میں نہ ہوں لیکن میں نے جو بات کی ہے اگر وہ شریعت سے ٹکراتی ہے تو اس کا رَد کر دیں یا مجھے مطمئن کر دیں، یہ مناظرے کا چیلنج نہیں کر رہا بلکہ عاجزانہ دَرخواست کر رہا ہوں کہ آپ مجھے مطمئن کر دیں، اگر میں مطمئن ہو جاؤں گا تو آئندہ آپ کے بارے میں نہیں بولوں گا۔

لوگوں کو غیر ضَروری باتوں کا زیادہ عِلم ہوتا ہے

سُوال: لوگ کہتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسینا مُبارک گلاب کے پھولوں میں ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر لوگ گلاب کے پھولوں کو نیچے کیوں پھینکتے ہیں؟ (نورِ سحر عطاریہ، کراچی)

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور سے ہر چیز پیدا ہوئی ہے۔[1] البتہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پسینۂ مُبارکہ سے گلاب کا پھول اُگنے کی جو رِوایات ہیں کہ "معراج کی رات میرے پسینے کا ایک قطرہ زمین پر تشریف لایا اور اس سے زمین نے گلاب کا پھول اُگایا" اِن رِوایات پر عُلمائے کِرام نے بہت زیادہ جَرح اور کلام کیا ہے اور انہیں بیان کرنے

[1] مطالع المسرات، الحزب الثالث فی یوم الاربعاء، ص ۲۷۳۔

سے منع کیا ہے کہ یہ رِوایات دُرُست نہیں ہیں، اِس لیے ہم اِن رِوایات کو بیان نہیں کرتے۔ عام طور پر لوگوں کو غیر ضَروری چیزوں کے بارے میں بہت معلومات ہوتی ہے مگر وُضو، غسل اور نماز کے فرائض کے بارے میں علم نہیں ہوتا۔ لاکھوں میں سے شاذ و نادر ہی کو فَرائض کے بارے میں علم ہوتا ہوگا مگر یہ سب کو پتا ہے کہ گلاب کا پھول سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسینۂ مُبارک سے اُگا ہے حالانکہ یہ رِوایت دُرُست نہیں۔

لوگوں کو عُلَما کی پہچان نہیں ہوتی

سُوال: کیا ایسا نہیں کہ جو چیزیں جمعہ میں یا گھروں میں زیادہ بیان کی جاتی ہیں، اُن کے بارے میں لوگوں کو زیادہ معلومات ہوتی ہے؟

جواب: پُرانی بات ہے کہ میں نے ایک باشرع نعت خواں کی ویڈیو دیکھی تھی۔ جب اُن پر گلاب کے پھول ڈالے گئے تو انہوں نے یہ فتویٰ دے دیا کہ اِس طرح گلاب کے پھول ڈالنا گناہ ہے۔ اُن کی آواز بہت پیاری تھی لیکن انہوں نے مسئلہ غَلَط بتا دیا۔ بعد میں مجھے پتا چلا کہ وہ نعت خواں فوت شُدہ ہیں، اللہ پاک اُن کی مغفرت فرمائے۔ عام طور پر لوگوں کو عُلَما کی پہچان نہیں ہوتی، یہ اسٹیج پر بے دھڑک بولنے والے ہر داڑھی والے کو بہت بڑی علمی شخصیت سمجھ رہے ہوتے ہیں حالانکہ ہر زور دار بیان کرنے والا علمی شخصیت ہو یہ ضَروری نہیں۔ علم رکھنے والے مَدارس میں ملیں گے جو کمرے کے ایک کونے میں سر جھکا کر فتویٰ لکھ رہے ہوتے ہیں، یہ علمی شخصیت ہوتے ہیں لیکن لوگ اُسے علمی شخصیت سمجھتے ہیں جو اسٹیج کا مقرر ہو، جس کی آواز اچھی ہو، اچھا بولتا ہو، حکایات سناتا ہو جس پر لوگ نعرے لگاتے ہوں اور مزے کو مزہ آجاتا ہو ایسے مقررین سے مَسائل پوچھ کر انہیں آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہیے۔

سنی عالِمِ دِین سے ہی مسئلہ پوچھنا چاہیے

میں ایک جنرل بات کر رہا ہوں، ہر ایک کی بات نہیں کر رہا، یہ میری فیلڈ ہے اِس لئے مجھے پتا ہے کہ جلسوں میں مقررین خطاب کرتے کرتے بعض اوقات مَسائل بھی بیان کر دیتے ہیں۔ ایسوں کے کلپ بھی میں نے سنے ہیں جو قابلِ رحم ہوتے ہیں۔ بس وہ دُرُست غَلَط بول رہے ہوتے ہیں، پھر ان تک رسائی مشکل ہوتی ہے۔ اِس لئے میرا مشورہ ہے کسی

سنی عاشقِ رَسول مفتی سے ہی مسئلہ دَریافت کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دارُ الاِفتا اہلِ سنَّت بھی ہماری راہ نمائی کے لیے موجود ہے اور اس کے نمبر بھی وقتاً فوقتاً مدنی چینل کی اسکرین پر چلتے رہتے ہیں۔ ہر ایک سے مسئلہ پوچھنے سے سامنے والا آزمائش میں آجاتا ہے، بے چارہ بتا بھی دیتا ہو گا مگر بعض اوقات اُس میں بولنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ یاد رکھیے! ہر مقرر غَلَط مَسائل بیان کرتا ہو یہ ضَروری نہیں، بعض ایسے مقرر بھی ہوتے ہوں گے جو اچھا بیان کرنے کے ساتھ ساتھ علمی اِعتبار سے بھی اچھے ہوتے ہوں گے۔ بہر حال ہر ایک کی اپنی اپنی فیلڈ ہوتی ہے۔ مفتیانِ کِرام کی فیلڈ فقہ ہوتی ہے اِس لئے مفتیانِ کِرام جتنا بہتر فقہ کے مَسائل بتاسکیں گے اتنا کوئی دوسرا نہیں بتاسکے گا۔ یہ قدرتی عطا اور مفتیانِ کِرام کی بَرسوں کی محنت ہوتی ہے۔

کوئی ماہر اِنجینئر ہو اور وہ مشینوں کے کَل پُرزے اِشارے سے جوڑ دیتا ہو، اب کسی کے گھٹنے کی ہڈی ہٹ جائے اور وہ یہ سوچ کر اُس ماہر اِنجینئر کے پاس جائے کہ وہ مشین کے کَل پُرزے بڑی آسانی سے بٹھا دیتا ہے لہٰذا میرا بھی کَل پُرزہ ہی ہے وہ اسے بھی اپنی مہارت سے ٹھیک کر دے گا، اب اگر اِنجینئر نے گھٹنے کی ہڈی بٹھانے کی کوشش کی تو چیخوں کی ریکارڈنگ سوشل میڈیا پر ہی چلے گی کیونکہ یہ اُس کی فیلڈ نہیں ہے۔ اِس لیے مَسائل بتانا اُن عُلَما کا کام ہے جو فقہ میں ماہر ہیں اور مفتیانِ کِرام تو ہوتے ہی ماہر ہیں کہ مَسائل بتانا ہی ان کا کام ہوتا ہے۔

میری فقہی مَسائل کی فیلڈ ہے

سُوال: جس طبقے کو آپ سنانا چاہ رہے ہیں اللہ پاک کرے وہ سُن لے۔ آپ کی باتیں سُن کر جو منفی باتیں کرتے ہیں اُن کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: میری یہ باتیں اگر کوئی انہیں بتائے گا کہ ”الیاس نے یہ کہا ہے“ تو کہیں گے کہ خود مفتی نہیں ہیں مگر لوگوں کو مَسائل بتا رہے ہوتے ہیں۔ یہ بات صحیح ہے کہ میں مفتی نہیں ہوں مگر میرے پاس مفتیانِ کِرام بیٹھے ہوتے ہیں، اگرچہ یہ سب مفتیانِ کِرام میرے بچے ہیں اور ان کی پیدائش سے بھی پہلے کی میری فقہی مَسائل کی فیلڈ ہے۔ کسی دور میں میرا بہت مُطالعہ ہوتا تھا اور اِس وقت بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری ہزاروں صفحات پر مشتمل کتابیں چھپی ہوئی ہیں۔ غور کریں کہ میں نے انہیں لکھنے کے لئے کتنا پڑھا ہو گا اور کتنی بار پڑھا ہو گا؟ البتہ ہر ایک کا اپنا اپنا حافظہ ہوتا ہے۔ ”لِكُلِّ فَنٍّ رِجَالٌ“ یعنی ہر

فن کے ماہرین ہوتے ہیں۔" مفتی اِس فن کا ماہر ہوتا ہے اور اس نے باقاعدہ علم حاصل کیا ہوتا ہے۔ میرا اپنا تجربہ ہے، مَسائل کے حوالے سے میں نے بہت کوشش کی ہوئی ہے، عُلَما کی جوتیاں اُٹھائی ہیں اور ان سے پوچھ پوچھ کر مَسائل سیکھے ہیں، فتاویٰ رضویہ اور بہارِ شریعت کی وَرق گردانی کی ہے۔ یوں ہاتھ پیر مار کر میں نے دو چار مَسائل سیکھ لیے ہیں، اِس لئے میری مخالفت کرنے کے بجائے اپنی آخرت کی فکر کیجئے۔ پھر بھی جب مجھ سے کوئی غلطی ہوتی ہے تو میں اس سے رُجوع کر لیتا ہوں۔ میری تاریخ دیکھ لیں آپ کو کہیں بھی یہ بات نہیں ملے گی کہ غَلَط مسئلے پر جان بوجھ کر کسی سے اُلجھ گیا ہوں۔ اِنْ شَآءَ اللہ آپ کوئی ایسی حکایت نہیں سنیں گے کہ فلاں نے غلطی بتائی ہو اور میرا اس سے جھگڑا ہو گیا ہو۔

سب سے پہلے سفید لباس پہننے کا مشورہ دینے والے

سُوال: آپ کی شفقتیں ہمیشہ میرے ساتھ رہی ہیں، جب بھی میں بیمار ہوتا آپ بڑی کرم نوازی فرماتے اور میرے گھر آتے۔ اگر اَسپتال میں Admit ہوتا اور آپ مدنی قافلے میں ہوتے تو قافلے سے واپسی پر اگرچہ کافی رات ہو چکی ہوتی آپ اَسپتال میں مجھ سے ملنے تشریف لاتے اور کافی دیر تک میرے پاس ٹھہرتے، آپ کھانے کا ٹفن بھی اپنے ساتھ لاتے اور میرے ساتھ ہی کھانا تناول فرماتے۔ اَلغرض! ہمیشہ سے آپ کی مجھ پر اور میرے اہلِ خانہ پر بڑی کرم نوازی اور شفقت رہی ہے۔ جب میں حج پر جارہا تھا اُس وقت بھی آپ نے کرم فرمایا اور مجھے اللہ حافظ کہنے کے لیے سفینہ حجاز میں آئے، یہ آپ کی مجھ پر نوازش تھی، اللہ پاک میرا وہ حج قبول فرمائے۔ آپ میری دکان پر بھی تشریف لاتے اور جب روزے کی حالت میں ہوتے تو میری دکان کے پیچھے بنے ہوئے ائیر کنڈیشن کمرے میں کچھ دیر آرام بھی فرمالیا کرتے۔ میرے والد صاحب پر بھی آپ نے خصوصی کرم نوازی فرمائی کہ جب ان کا اِنتقال ہوا تو آپ نے مجھے فون کیا اور فرمایا کہ میں 10 بجے آؤں گا اور اِنْ شَآءَ اللہ جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ پھر آپ تشریف لائے اور مجھ سے اِجازت لے کر میرے والد صاحب کا جنازہ پڑھایا اور انہیں کندھا بھی دیا۔ پھر کسی کام کی وجہ سے مجھ سے اِجازت لے کر تشریف لے گئے۔

(محمد اِسحاق عطاری سومرو)

باتیں میرے مُرشد کی یادیں میرے مُرشد کی

www.dawateislami.net

جواب: مَاشَآءَاللہ! یہ حاجی اِسحاق ہیں اور دعوتِ اسلامی کی ابتدا سے ہمارے ساتھ ہیں، انہوں نے ہی سب سے پہلے سفید لباس اپنانے کا مشورہ دیا تھا کہ اگر ہم سب سفید لباس پہننا شروع کر دیں تو بہت اچھا لگے گا، اس کے بعد میں نے اسلامی بھائیوں کو سفید لباس پہننے کی ترغیب دِلائی۔ چنانچہ اس وقت سے ہم نے سفید لباس پہننا شروع کر دیا اور پھر آہستہ آہستہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سفید لباس عام ہوتا چلا گیا۔ حاجی اِسحاق جب بیمار ہوتے تو میں ان کے عیادت کے لئے ان کے گھر پر بھی جاتا اور جب اَسپتال میں داخل ہوتے تو کرایہ نہ ہونے کی وجہ سے روزانہ پیدل مارچ کر کے صدر میں واقع اَسپتال میں بھی ان سے ملنے جاتا اور پھر وہاں سے پیدل ہی شہید مسجد جاتا۔ میری اور حاجی اِسحاق کی بہت گہری دوستی تھی، اب بے چارے کافی بیمار ہیں، اللہ پاک انہیں شِفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے، ان کے گھرانے کو سَلامت، عافیت اور خوشحالی سے مالامال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتنے دِن تک مٹی کے بَرتن اِستعمال کر سکتے ہیں؟

سُوال: مٹی کے برتن مثلاً پیالے وغیرہ کو کتنے دِن اِستعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: مٹی کے بَرتن اِستعمال کرنے کی کوئی مُدَّت فکس نہیں، البتہ جب بہت زیادہ میلے ہو جائیں تو انہیں اِستعمال کرنا ترک کر دیا جائے۔ بعض لوگ مٹی کے برتن صرف اُس وقت اِستعمال کرتے ہیں جب کوئی ہم جیسا مہمان ان کے گھر پر جاتا ہے تو وہ یہ دِکھانے کے لئے کہ ہمارے گھر میں مٹی کے بَرتن اِستعمال ہوتے ہیں، وہ رکھے ہوئے برتن کھانے پینے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ جو مٹی کے برتن کبھی کبھار اِستعمال ہوتے ہیں وہ برسوں تک چل سکتے ہیں اور جو دِن میں بار بار اِستعمال ہوتے ہیں وہ اسی اِعتبار سے چلیں گے۔

مٹی کے پُرانے بَرتن ضائع نہ کریں

سُوال: کیا مٹی کے پُرانے برتن ضائع کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر مٹی کے برتن اتنے پُرانے ہو گئے ہیں کہ جہاں سے اِستعمال کرتے ہیں وہاں سے جَھڑ رہے ہیں یا اِس قدر میلے ہو گئے ہیں کہ گرم چائے وغیرہ ڈالنے سے ان کا میل بھی چائے میں شامل ہو جاتا ہے تو اب ایسے برتنوں کو کھانے

پینے میں اِستعمال کرنے کے بجائے ان میں خشک چیزیں مثلاً پھل، ڈرائی فروٹ وغیرہ چیزیں رکھ لیں، بِلاضرورت انہیں پھینک کر ضائع نہ کریں۔

مَرد و عورت کے وُضو میں فرق

سُوال: کیا مَرد اور عورت دونوں کے وُضو کا ایک ہی طریقہ ہے؟ نیز آپ نے جو ویڈیو میں وُضو کا پریکٹیکل کرکے دِکھایا ہے وہ طریقہ صرف مَردوں کے لیے ہے یا عورتوں کے لیے بھی ہے؟

جواب: عورتوں نے انگوٹھی یا چوڑیاں پہنی ہوئی ہیں یا مَرد نے انگوٹھی پہنی ہے اگر یہ ڈھیلی نہیں ہیں تو انہیں ہٹا کر یا ہِلاجُلا کر کسی بھی طرح ان کے نیچے پانی بہانا فرض ہے[1] اور اگر ڈھیلی ہیں تو پانی خود ہی نیچے چلا جائے گا۔(اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) جو وُضو کے فرائض مَرد کے لئے ہیں وہی عورت کے لئے بھی ہیں، صرف سنّت کے اِعتبار سے بعض چیزوں میں فرق ہے جیسے داڑھی میں خلال کرنا اور جس طرح مَردوں کے لئے مِسواک کرنا سنّت ہے اس اَنداز سے مِسواک کرنا عورتوں کے لئے نہیں۔[2] اِسی طرح عورتوں کی ناک میں جو نتھ ہوتی ہے اسے ہلا کر پانی بہایا جائے گا، اگر نتھ نہیں صرف سوراخ ہے تب بھی اس میں پانی بہایا جائے گا۔[3] چند باتوں کا مَرد و عورت کے وُضو میں فرق ہے باقی طریقہ ایک جیسا ہی ہے۔

دورانِ وُضو ناک میں پانی چڑھانا سنّتِ مؤکدہ ہے

سُوال: نماز میں خیال آیا کہ وُضو کرتے ہوئے پتا نہیں ناک میں پانی ڈالا تھا یا نہیں اب کیا کریں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: وُضو کرتے ہوئے ناک میں پانی چڑھانا سنّتِ مؤکدہ ہے۔[4] ناک میں پانی نہیں چڑھایا تو وُضو ہو جائے گا اور نماز

---

1 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: انگوٹھی ڈھیلی ہو تو وُضو میں اُسے پھرا کر پانی ڈالنا سنّت ہے اور تنگ ہو کہ بے جُنبِش دِیے (یعنی بغیر حرکت دیئے) پانی نہ پہنچے تو (اُسے ہِلا جلا کر پانی بہانا) فَرض، یہی حکم بالی (یعنی کان کے زیور) وغیرہ کا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۴/ ۶۱۶)

2 ...... عورت کے لیے مسواک کرنا جائز بلکہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی سنّت ہے۔ ان کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت مَردوں کے کمزور ہوتے ہیں مِسّی (یعنی ایک قسم کا منجن) کافی ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۵۷)

3 ...... نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضَروری نہیں۔ (بہار شریعت، ۱/ ۲۸۹، حصہ ۲)

4 ...... دُرِّ مختار، کتاب الطهارة، ارکان الوضوء اربعة، ۱/ ۲۵۳۔

www.dawateislami.net

پڑھتے ہوئے ناک میں پانی نہ ڈالنے کا خیال آیا تب بھی نماز ہو جائے گی۔ ہاں اگر ظنِّ غالب ہے تو نماز کے بعد ناک میں پانی چڑھالے لیکن اِس کی وجہ سے نماز نہیں توڑ سکتا۔

چُرائی ہوئی چیز مالک تک کیسے پہنچائی جائے؟

سُوال: اگر کسی نے کوئی چیز چوری کی اور اب اسے واپس کرنا چاہتا ہے تو وہ چیز مالک تک کیسے پہنچائے؟

جواب: ایسی صورت میں کسی ایسے شخص کو تلاش کیا جائے جو اس چیز کو مالک تک پہنچادے۔ فون کے ذَریعے بھی Contact (رابطہ) کرکے مالک کو بتایا جاسکتا ہے کہ آپ کی فلاں چیز میرے پاس ہے۔ اگر چور اپنی عزت بچانے کے لئے مالک کے سامنے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تو اپنے کسی دوست کو اس کے پاس بھیج دے جو اسے جاکر کہہ دے کہ یہ تمہاری چیز کسی نے چُرائی تھی، اب وہ شرمندہ ہے اور آپ کے سامنے آنے کی اُس میں ہمت نہیں ہے، اِس لئے اُس نے میرے ذَریعے آپ کی چیز بھجوائی ہے۔ اُس نے آپ سے مُعافی بھی مانگی ہے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ بھی کی ہے۔ اِس طرح کرنے سے ہو سکتا ہے کہ وہ نہ صرف مُعاف کر دے بلکہ وہ چیز بھی اسے گفٹ میں دے دے۔ جس کی چیز چوری ہوتی ہے اسے بہت اَذِیت ہوتی ہے لہٰذا چوری کرنے والا اُس سے مُعافی مانگے، اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرے اور وہ چیز بھی مالک کو واپس دے۔

چُرایا ہوا مال ضائع یا ختم ہو جائے تو چور کیا کرے؟

سُوال: کسی نے مال چُرایا اور وہ ضائع یا ختم ہو گیا، اب اُسے اِحساس ہوا کہ میں نے چوری کرکے غلطی کی ہے لہٰذا مجھے یہ مال واپس کرنا چاہیے لیکن اب اُس کے پاس واپس کرنے کے لئے مال وغیرہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اُسے کیا کرنا چاہیے جس سے چوری کے گناہ سے خلاصی ہو جائے؟

جواب: اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے اور اپنا دِل بڑا رکھتے ہوئے جس کی چیز چُرائی ہے اُس سے مُعافی مانگنے کے ساتھ ساتھ اُسے یہ بھی بتادے کہ میں نے آپ کی چیز چُرا کر غلطی کی ہے اور اگر دِل میں چُرائی ہوئی چیز واپس کرنے کی نیت ہے تو اُس کے سامنے اپنی نیت کا اِظہار کرتے ہوئے کہہ دے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ میں کبھی نہ کبھی آپ کی چُرائی ہوئی چیز

آپ کو ضَرور واپس کروں گا۔ اب اگر مالک کہہ دے کہ میں نے آپ کو مُعاف کر دیا تو مُعاف ہو جائے گا۔ اپنا سامان بیچ کر چُرایا ہوا مال واپس کر سکتا ہے تو یہ بھی کرنا ہو گا، ورنہ یہ کہنا کہ میں نے آپ کا مال چُرایا تھا، آپ مجھے مُعاف کر دیں، یہ سوال ہو گا۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) جہاں شریعت اِجازت دے گی وہاں سُوال کیا جا سکتا ہے مثلاً ایسا غریب آدمی ہے کہ اس کے پاس دینے کے لیے کچھ نہیں ہے لہٰذا وہ سُوال کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

چُرایا ہوا مال وُرَثاء اور شرعی فقیر کو دینے کی صورت

سُوال: جس کا مال چُرایا ہے اگر وہ نہ ملے تو کیا کریں؟ (مفتی حسان صاحب کا سُوال)

جواب: جس کا مال چُرایا ہے اگر وہ فوت ہو گیا ہے تو اب وہ مال اُس کے وُرَثاء کو دینا ہو گا۔ اگر چُرائے ہوئے مال کے مالک کے بارے میں معلوم نہیں کہ وہ کون ہے؟ یا وہ ایسا غائب ہو گیا ہے کہ اب اُس کے بارے میں بالکل پتا ہی نہیں ہے کہ وہ کہاں چلا گیا ہے تو اِس صورت میں حکم یہ ہے کہ وہ مال بازار میں بھیک مانگنے والوں یا بس اَسٹاپ پر کھڑے ہو کر کپڑے سے کاریں صاف کرنے والوں کو دینے کے بجائے کسی شرعی فقیر کو دینا ہو گا،[1] نیز توبہ بھی کرنی ہو گی۔ اُمید ہے کہ اِس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ خلاصی ہو جائے گی۔

خود دار مَریض کو کس طرح زکوٰۃ دی جائے؟

سُوال: اگر کوئی کینسر کے مَرض میں مبتلا ہو جائے اور اس کے پاس علاج کروانے کے لئے پیسے نہ ہوں نیز وہ زکوٰۃ کا مستحق ہو مگر وہ زکوٰۃ لینا نہ چاہتا ہو تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مَریض کو زکوٰۃ بول کر دینا ضَروری نہیں بلکہ اُسے عیدی یا تحفہ کہہ کر بھی دے سکتے ہیں۔ مَریض دینے والے سے پوچھے یہ ضَروری نہیں، البتہ اگر اُس نے پوچھ لیا تو اب جھوٹ نہ بولے۔ بعض مَریض خود دار ہوتے ہیں جو صَدَقے کے نام سے بھی کتراتے ہیں، ایسے مَریضوں کی زیادہ مدد کرنی چاہیے۔ بے چارے غریب مَریضوں کا علاج نہیں ہو پاتا اور اِسی حالت میں دُنیا سے چلے جاتے ہیں۔ اللہ پاک بے چاروں کو شِفا عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۵۲-۵۵۱ ملخصاً۔

تَصاویر والے برتن سجا کر رکھنا کیسا؟

سُوال: بعض گھروں میں دیکھا جاتا ہے کہ چائے پینے والے کپوں پر تَصاویر بنی ہوتی ہیں، کیا ایسے کپ گھروں میں اِستعمال کرنا جائز ہے؟ (احمد اویس رضا عطاری، ملتان شریف)

جواب: چائے پینے کے کپوں پر جو تَصاویر بنی ہوتی ہیں وہ تعظیم کی جگہ پر نہیں ہوتیں، البتہ انہیں گھر میں تصویر والے رُخ پر سجا کر رکھنا ناجائز[1] اور فرشتوں کے گھر میں داخل ہونے کے لئے رکاوٹ کا باعث ہے۔[2] البتہ کپ کچن میں اِدھر اُدھر اُلٹے پڑے ہوئے ہیں تو حرج نہیں۔ چائے پینے کی بات تو بعد میں ہے، چائے بنانے کے لئے ہم جو چائے کی پتی کا پیکٹ لیتے ہیں اُس پر بھی چائے پینے کی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے، اب چیزیں تَصاویر سے پاک کہاں ہیں؟ عام طور پر ہر چیز پر تَصاویر ہی تَصاویر ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ خریدنے والا کیا خرید رہا ہے؟ پیکٹ کے اندر جو ہے اُسے خرید رہا ہے یا پیکٹ پر جو تصویر بنی ہوئی ہے اُسے خرید رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ خریدنے والا تصویر نہیں خرید رہا ہوتا بلکہ جو چیز پیکٹ کے اندر ہوتی ہے اُسے خرید رہا ہوتا ہے اور یہ بچت کی صورت ہے مگر اِن چیزوں کو سجا کر نہ رکھیں۔ ہمارے یہاں حمام اور واش روم مکس ہوتا ہے، اس میں شیمپو اور طرح طرح کی بوتلیں اسٹائل سے رکھی ہوتی ہیں جن پر بے پردہ عورتوں کی تَصاویر بنی ہوئی ہوتی ہیں، مذہبی ذہن رکھنے والوں کے یہاں بھی یہ اِحتیاط نہیں ہوتی۔ ہو سکتا ہے کہ گھر کا SHO بچوں کی امی ہو جو مدنی ماحول سے وابستہ نہ ہو اور اَڑی کرتی ہو کہ میں اِن چیزوں کو اِسی طرح رکھوں گی اور مَرد بے چارے جھگڑے سے بچنے کی وجہ سے بے بس ہو جاتے ہوں۔ بعض گھروں میں وقتاً فوقتاً میرا جانا ہوتا ہے وہ اِس طرح کی تَصاویر غائب کر دیتے ہیں یا جو لوگ ابھی مجھے سُن رہے ہیں اگر کبھی میرا ان کے گھر جانا ہو گا تو یہ تَصاویر غائب کریں گے، بعض اوقات اس کا اندازہ

---

1 ...... تصویر کی تعظیم مطلقاً حرام ہے بلکہ غیر محلِ اِہانت میں اِس کا رکھنا ہی حرام و مانعِ دُخُولِ ملائکۂ رَحمت (یعنی گھر میں رحمت کے فرشتوں کے نہ آنے کا سبب) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲ / ۲۱۳) ترکِ اِہانت (یعنی تصویر کی تحقیر نہ کرنا) بوجہِ تصویر (یعنی تصویر ہونے کی وجہ سے) ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جُہّال زینت و آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے اور مانِعِ ملائکہ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (یعنی فرشتوں کے گھر میں نہ آنے کا سبب) کہ خود صورت ہی کا اِکرام (تعظیم) مقصود ہوا اگرچہ اُسے معظّم و قابلِ اِحترام نہ مانا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴ / ۶۴۰)

2 ...... حدیثِ پاک میں ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اُس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم: آمین و الملائکة...الخ، ۲ / ۳۸۵، حدیث: ۳۲۲۵)

www.dawateislami.net

ہو جاتا ہے کہ یہاں سے کسی چیز کو اُٹھا کر غائب کیا گیا ہے، لہٰذا میری وجہ سے ایسا نہ کریں، جو بھی کریں اللہ پاک سے ڈر کر کریں کیونکہ میں نہ جزا دے سکتا ہوں اور نہ سزا دے سکتا ہوں، نہ جنَّت دے سکتا ہوں اور نہ جہنم سے بچا سکتا ہوں۔ اللہ پاک ہر شے پر قادر ہے ہمیں اُس کے خوف اور اُس کی خوشی سے ہر کام کرنا چاہیے۔ اگر گھر میں تصاویر والی چیزیں سجانے کے گناہ میں مبتلا ہیں تو اِس گناہ سے سچی توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ سب چیزوں سے تصاویر غائب کر دیں۔ میرا یہ پُرانا انداز ہے کہ میں تصاویر کو نمایاں نہیں رہنے دیتا، جن چیزوں اور بوتلوں وغیرہ پر تصاویر بنی ہوئی ہیں انہیں نوکیلی چیز سے کُھرچ کر، پھاڑ کر یا کھینچ کر اُتار دیتا ہوں۔ کسی اور کے گھر پر اِس طرح کا تصرف کرنے سے بچیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے ناراضی یا جھگڑے کی نوبت آجائے۔ بیٹا بھی ماں کی رکھی ہوئی چیزوں میں ان کی اِجازت کے بغیر اِس طرح کا تَصرُّف نہ کرے، ورنہ لڑائی جھگڑا ہو سکتا ہے۔ جو بھی کریں صلح صفائی اور اِتفاقِ رائے کے ساتھ کریں، اگر آپ کی نہیں چلتی تو پھر اِس طرح کی چیزیں دیکھ کر انہیں دِل میں بُرا جانا جائے۔

مشورے پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے بُرا نہیں منانا چاہیے

سُوال: کئی لوگ واقعی ناقص مشورہ دیتے ہیں لیکن نہ ماننے کی صورت میں وہ سامنے والے کو ہی ناقص بنا دیتے ہیں کہ میری بات ان کی عقل میں نہیں آتی، اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: اِس میں تہمت وغیبت کے گناہوں کا سلسلہ ہو سکتا ہے کہ ہم نے مشورہ دیا مگر ہمارا مشورہ نہیں مانا گیا، اگر مشورہ تھا تو اس کا ماننا کوئی ضَروری تو نہیں تھا، البتہ آڈر تھا تو بات کریں، پھر بھی دیکھا جائے گا کہ جو آپ نے آڈر دیا ہے کیا وہ واقعی اِس قابل تھا کہ اس پر عمل کیا جائے نیز جسے آپ نے آڈر دیا وہ آپ کے ماتحت بھی ہے یا نہیں؟

کیا نماز روزے کے علاوہ بھی مَیِّت پر فدیے ہوتے ہیں؟

سُوال: ہمارے یہاں مَیِّت کی طرف سے نماز روزوں کا فدیہ دیا جاتا ہے۔ کیا ان کے علاوہ اور بھی چیزیں ہیں جو مَیِّت پر لازم ہوتی ہیں اور ان چیزوں کا فدیہ ادا کیا جا سکتا ہے؟

جواب: مکتبۃ المدینہ کی کتاب "اسلامی بہنوں کی نماز" (حنفی) کے صفحہ 169 پر ہے: نماز و روزہ کے علاوہ مَیِّت کی طرف

سے بہت سارے فدیے اور کفارے ہو سکتے ہیں مثلاً: (1) زکوٰۃ (2) فطرے، مَرد پر اپنے چھوٹے بچوں وغیرہ کے فطرے بھی اگر وہ ادا نہ کئے ہوں (3) قربانیاں (4) قسموں کے کفارے (5) سجدۂ تلاوت جتنے واجب ہونے کے باوجود زندگی میں ادا نہیں کیے (6) جتنے نَوافل فاسد ہوئے یعنی شروع کرنے کے بعد ٹوٹے اور ان کی قضا نہ کی (7) جو جو مَنَّتیں مانیں اور ادا نہ کیں (8) زمین کا عُشر یا خراج جو ادا کرنے سے رہ گیا (9) فرض ہونے کے باوجود حج ادا نہ کیا (10) حج و عمرے کے اِحرام کے کفارے مثلاً دَم یا صَدقے اگر واجب ہوئے تھے اور ادا نہ کیے ہوں۔ ان کے علاوہ بھی بے شمار فدیے اور کفارے ہو سکتے ہیں۔ اِن فدیوں کی اَدائیگی کی صورتیں: روزہ، سجدۂ تلاوت، فاسد شُدہ نَوافل کی قضا وغیرہ کے فدیے میں ہر ایک کے بدلے ایک ایک صَدقۂ فطر کی رَقم ادا کرے۔ اور زکوٰۃ، فطرہ، قربانیاں عشر وغیرہ میں جتنی رَقم مَرحوم یا مَرحومہ کے ذِمَّہ نکلتی ہے وہ بھی ادا کرے۔[1] مزید تفصیل جاننے کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد 10 کے صفحہ 523 تا 549 پر مبنی رِسالہ ”تَفَاسِیْرُ الْاَحْکَامِ لِفِدْیَۃِ الصَّلٰوۃِ وَالصِّیَامِ“ نیز مفسرِ شہیر حکیمُ الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی تصنیف ”جآءَ الحق“ سے اسقاط کا بیان پڑھ لیجئے۔

عبادتوں کے فدیوں کے حوالے سے مدنی پھول

سُوال: آپ نے فدیوں کے تعلق سے توجہ دِلائی ہے، جب کسی کا اِنتقال ہو جاتا ہے تو اُس کے اِیصالِ ثواب کے لئے سوئم اور چہلم کرتے ہیں جو کہ بہت اچھی بات ہے اور کرنا بھی چاہیے مگر فدیوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی، اگر کروڑپتی کا بیٹا ہے یا والد مَرحوم جائیداد چھوڑ کر گئے ہیں تب بھی نمازوں اور روزوں کے علاوہ جو فدیے آپ نے بیان فرمائے ہیں ان کی اَدائیگی کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ اِسی طرح قرض کے بارے میں بھی ایک رَسمی اِعلان ہو جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بعض اسلامی بھائی اپنے مَرحوم کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ بھی ادا کرتے ہیں۔ ایک صاحب نے اپنے عزیز کے 30 سال کے روزوں کا فدیہ دیا حالانکہ مَرحوم پر اتنے سالوں کے روزے باقی نہ تھے مگر اِحتیاطی طور پر اُن کی طرف سے 30 سال کے روزوں کا فدیہ جمع کروا دیا گیا۔ اِسی طرح ایک صاحب آئے جن کی بیٹی کا

---

[1] اسلامی بہنوں کی نماز، ص۱۶۹۔ فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۵۴۰-۵۴۱ ماخوذاً۔

اِنتقال ہو گیا تھا انہوں نے بھی حساب لگا کر اپنی بیٹی کی پوری زندگی کی نمازوں کا فدیہ دے دیا۔ اگر والد صاحب یا کسی پیارے عزیز کا اِنتقال ہو جاتا ہے اور وہ اپنی طرف سے فدیہ دینے کی وَصیت نہیں کرتا تب بھی مَرحوم کے اَقربا کو چاہیے کہ وہ خیر خواہی کرتے ہوئے اپنے مَرحوم کی طرف سے نمازوں، روزوں اور جو چیزیں آپ نے بیان کی ہیں اگر ان میں سے کسی چیز کا فدیہ اُس پر لازِم ہے تو وہ فدیے ادا کر دیں۔ اِس بارے میں کچھ مدنی پھول عطا فرما دیجئے۔ (رُکنِ شوریٰ کا سوال)

جواب: اگر کسی نے اپنے مَرحوم کی طرف سے اُس کی نمازوں، روزوں اور دِیگر چیزوں کا فدیہ ادا کر دیا ہے تو فائنل طور پر یہ نہ سمجھے کہ اُن کی طرف سے ادا ہو گیا ہے، البتہ اللہ پاک کی رَحمت سے اُمید رکھے اگر وہ کرم فرمادے گا تو قبول ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ ہر ایک اپنے مَرحوم کی طرف سے کروڑوں روپے فدیے میں دے نہیں سکتا لہٰذا اگر کوئی اپنے مَرحوم کی طرف سے فدیہ ادا کرنے کا جذبہ رکھتا ہے تو وہ حیلے کے ذَریعے بھی تھوڑے روپوں سے اپنے مَرحوم کی نمازوں اور روزوں وغیرہ کا فدیہ ادا کر سکتا ہے۔ عام طور پر لوگ مَسائل سے واقف نہیں ہوتے اور یوں نجانے کتنے فدیے چڑھ جاتے ہوں گے مثلاً اگر کسی نے نفل نماز شروع کی اور اس میں معنیٰ فاسِد ہو گئے یا کوئی اور ایسا مسئلہ ہو گیا جس سے وہ نفل نماز ٹوٹ گئی تو ظاہر ہے کہ اسے ادا کرنا واجب ہو جائے گا۔ اِسی طرح بعض لوگ زکوٰۃ کی اَدائیگی میں ایسی ایسی غلطیاں کرتے ہیں جس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، حج و اِحرام میں بھی ایسی غلطیاں ہو جاتی ہوں گی جن کی وجہ سے نجانے کتنے صدقات اور دَم لازم ہو جاتے ہوں گے اور انہیں پتا بھی نہیں چلتا ہو گا۔ بعض حاجی بے چارے ایک اِحتیاطی دَم دے دیتے ہیں حالانکہ ان پر 20، 30 دَم چڑھ چکے ہوتے ہیں۔ اِس لئے جنہیں مَسائل معلوم نہیں ہوتے اُن پر ڈھیروں ڈھیر دَم اور صَدقے چڑھ جاتے ہیں اور لاعلمی کی وجہ سے لوگوں کا کیا حال ہوتا ہو گا؟ میں کہا کرتا ہوں کہ لوگوں کا دَم کا نام سُن کر دَم نکل جاتا ہے کیونکہ دَم میں خرچہ زیادہ ہوتا ہے، ”اس میں پورا بکرا، بکری یا دُنبہ جس کی قربانی کی جاسکتی ہو وہ قربان کرنا ہوتا ہے۔“[1] اگر دَم دینے والا مالدار ہو تو وہ اس کی ایک بوٹی بھی خود نہیں کھا سکتا۔[2] نیز دَم کی قربانی حرم میں کرنی ہوتی ہے اور حرم کی حُدود صرف مسجدِ حرام نہیں، عام طور پر لوگ اِسی کو حُدود سمجھتے ہیں جہاں خانہ کعبہ شریف ہے،

---

1 ...بہارِ شریعت، ۱/ ۱۱۶۲، حصہ: ۶۔ 2 ...بہارِ شریعت، ۱/ ۱۱۶۳، حصہ: ۶ ماخوذاً۔

بے شک یہ بھی حرم کی حُدود ہے لیکن اِس کے علاوہ بھی حرم کی حُدود کئی کلو میٹر تک پھیلی ہوئی ہے اور اِسی میں دَم دینا واجب ہوتا ہے۔"دَم حرم کے علاوہ وطن وغیرہ میں نہیں دے سکتے، البتہ صَدقہ کسی نے حرم میں نہیں دیا یا وہاں نہیں دینا چاہتا تو اسے اپنے وطن میں بھی ادا کر سکتا ہے۔"[1] یاد رکھیے! کفارے کا صَدقہ واجب ہو گیا ہے تو اسے کسی ہاشمی اور سید کو دینے کے بجائے صرف انہیں کو دینا جائز ہو گا جو زکوٰۃ لے سکتے ہیں۔[2]

نفلی حج و عمرہ بعد میں کریں پہلے سابقہ کفارے ادا کریں

بعض لوگوں پر بہت سارے کفارے چڑھے ہوتے ہیں وہ ہمت کریں اور اب تک جتنے بھی حج یا عمرے کئے ہیں ان کا حساب لگا کر کفارے ادا کریں۔ مزید نفلی حج و عمرے بعد میں کریں پہلے سابقہ حج و عمرے کے دَوران چڑھے ہوئے کفارے ادا کریں کہ اِس میں آخرت کی بھلائی اور نجات ہے اور یہ خوفِ خدا رکھنے والے ہی ادا کریں گے۔ یہ کفارے زندگی میں جب بھی ادا کریں گے ادا ہو جائیں گے کیونکہ اِن کفاروں کی اَدائیگی کے لئے یہ شرط نہیں کہ فوراً ادا کئے جائیں۔[3] البتہ دَمِ اِضطراری کے کفارے کے لئے مدت شرط ہے جن میں 10 روزے رکھنے ہوتے ہیں یہ الگ ہیں۔ مزید تفصیلات جاننے کے لیے دارُ الاِفتا اہلِ سنّت کے مفتیانِ کِرام سے راہ نمائی لے لیجیے۔ نیز مکتبۃ المدینہ کی کتاب "اسلامی بہنوں کی نماز" (حنفی) کے صفحہ 169 پر بھی یہ مسائل موجود ہیں اِس کا مُطالعہ کیجیے، اِس سے بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کے مَسائل حل ہو سکتے ہیں۔

کفارے ادا کرنا مالداروں کے لئے مشکل نہیں

کفارے ادا کرنا مالداروں کے لئے مشکل نہیں کہ یہ حج و عمرہ ادا کرتے رہتے ہیں اگر ہزار، بارہ سو یا دو، چار، پانچ ہزار کفاروں کی نیت سے صَدقہ دیں گے تو ایک آدھ لاکھ روپے ہی بنیں گے لہٰذا اِس نیت سے یہ رَقم ادا کر دیں کہ حالتِ اِحرام میں مجھ سے جو بھی بھول ہوئی یہ اس کا صدقہ ہے۔ یہ کفارے آپ کسی شرعی فقیر کو بھی دے سکتے ہیں اور اگر

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۱۶۳-۱۱۶۲، حصہ: ۶ ماخوذاً۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۹۳۱، حصہ: ۶ ماخوذاً۔

3 ...... رد المحتار، کتاب الحج، باب الجنایات، ۳/ ۶۵۰۔

چاہیں تو دعوتِ اسلامی کو دے دیں مگر اس کے بارے میں بتا دیں کہ یہ کفارے کی مد میں ہے تاکہ شرعی حیلے کے ذَریعے آپ کے کفارے کی رَقم کو دِینی کاموں میں اِستعمال کیا جاسکے۔

اِحرام کی حالت میں بال ٹوٹنے کا حکم

سُوال: اِس وقت جو پاکستان میں ہیں اگر وہ کفارہ دینا چاہیں تو کیا وہ 100 روپے کے حساب سے دے سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں دے سکتے ہیں۔ (اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) مثلاً ایک مجلس میں وُضو کرتے ہوئے کسی کے تین سے زیادہ بال ٹوٹ گئے تو اس پر ایک صَدقۂ فطر واجب ہو جائے گا۔[1] سب سے زیادہ وُضو میں بال ٹوٹنے کی وجہ سے ہی صَدقۂ فطر واجب ہوتا ہے۔ میرا معمول ہے کہ حالتِ اِحرام میں جتنے بھی وُضو کرتا ہوں اتنے ہی کفارے بھی ادا کر دیتا ہوں کہ وُضو میں بال ٹوٹ رہے ہوتے ہیں اور اگر بال نہ بھی ٹوٹے ہوں تب بھی صَدقۂ فطر ادا کرنے والا گھاٹے میں نہیں کہ یہ صَدقۂ فطر اس کے لئے نفل ہو جائے گا اور اگر وُضو میں کفارہ لازم ہو گیا تھا تو صَدقۂ فطر دینے سے اس کی طرف سے وہ واجب ادا ہو جائے گا، لہٰذا یہ حساب لگالیں کہ حج و عمرے کے دَوران حالتِ اِحرام میں آپ نے کتنے وُضو کیے تھے؟ اِس کے علاوہ بھی بعض اوقات ایسے کام سرزد ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے صَدقۂ فطر لازم ہو جاتا ہے مثلاً خوشبو کے مَسائل ہونا، بھول کر ناخن کاٹ لینا، سلے ہوئے کپڑے پہن لینا، اِحرام کا سر سے چپک جانا، خاص طور پر جب بندہ سر منڈواتا ہے تو اِحرام سر سے چپک جاتا ہے حالانکہ اِحرام میں سر ننگا رکھنا ہوتا ہے۔ بعض اوقات اپنا اِحرام دُرست کرتے ہوئے وہ اپنے سر پر آکر ٹھہر جاتا ہے یا کوئی دوسرا اپنا اِحرام دُرُست کر رہا ہوتا ہے تو اُس کا اِحرام سر پر آکر ٹھہر جاتا ہے لہٰذا اِحرام دُرُست کرتے وقت اِحتیاط کرنی چاہیے کہ نہ وہ اپنے سر پر آکر ٹھہرے اور نہ کسی قریب والے کے سر پر جا کر ٹھہرے کہ جس سے آزمائش ہو جائے۔ عام طور پر بھیڑ میں ایسا ہوتا ہے۔

دَم ادا کرنے کے لئے پیسے نہ ہوں تو؟

سُوال: اگر کسی نے کوئی بندہ حج پر بھیجا ہے اب اگر اُس سے کوئی ایسی غلطی ہو گئی کہ جس کی وجہ سے اُس پر دَم واجب ہو

---

[1] ...وُضو کرنے میں، کھجانے میں یا کنگھا کرنے میں اگر دو یا تین بال گرے تو ہر بال کے بدلے میں ایک ایک مُٹھی اَناج یا ایک ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چُھوارا خیرات کریں اور تین سے زِیادہ گرے تو صَدَقہ دینا ہوگا۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۱۱۷۱، حصہ:۶)

گیا تو اب اس کا کفارہ کیسے ادا کرے گا کہ اس کے پاس پیسے نہیں ؟

جواب: دَم واجب ہو گیا ہے اور ابھی ادا کرنے کے لئے پیسے نہیں ہیں تو جب پیسے آئیں تو دَم ادا کر دے ۔(اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر قرض لے کر دَم ادا کر سکتا ہے اور قرض ادا کر دے گا اس کی اُمید ہے تو قرض لے کر دَم وغیرہ دے دے اور جب پیسے آئیں تو قرض ادا کر دے۔

حج و عمرے کے دَم ادا کرنے کا مفید مشورہ

سُوال: حج و عمرے میں لازم ہونے والے دَم کی وَضاحت بھی فرما دیجئے۔[1]

جواب: دَم کے جانور کا قربانی کے لائق ہونا اور اس کا حُدُودِ حرم میں ذَبح ہونا دَم کی اَدائیگی کے لئے لازم ہے، نیز دَم کا جانور نہ آپ دعوتِ اسلامی کو دے سکتے ہیں اور نہ کسی اور کو دے سکتے ہیں۔ دَم دینا مالدار کے لئے مسئلہ نہیں کہ ویسے بھی آج کل بکرے سستے ہوں گے، سب کو کورونا وائرس نے ڈرایا ہوا ہے جس کی وجہ سے منڈیاں بھی نہیں لگ رہی ہوں گی۔ اللہ پاک چاہے گا تو حج میں بھی آسانی ہو جائے گی لیکن حج میں جانور کا بھاؤ ذرا زیادہ ہو گا اور دَم پر خرچہ زیادہ ہو گا مگر جتنا زیادہ خرچہ ہو گا اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔ اگر کوئی زیادہ خرچ نہیں کرنا چاہتا تو سیزن آف ہونے کے دِنوں میں جانور خریدے کہ ان دِنوں میں جانور آدھے دام میں مل جاتا ہے۔ جو ہر سال حج و عمرے پر جاتے ہیں ان کے لئے میرا مشورہ ہے کہ اس طرح کرنا آپ پر واجب نہیں مگر اِحتیاطی طور پر ان دِنوں میں دَموں کی مد میں دو، پانچ بکرے ذَبح کروا دیں۔ آپ اپنے بارے میں بہتر جانتے ہیں کہ آپ کو کتنے مَسائل آتے ہیں اور کتنی بار بہارِ شریعت کے چھٹے حصے کے مَسائل پڑھے ہیں؟

دَم ادا کرنے کا آسان طریقہ

سُوال: اگر کسی کو زندگی میں ایک بار حج و عمرے کے لئے جانے کی توفیق ملی ہو اور اب اُسے یہ پتا چلا ہو کہ فلاں کام کرنے کی وجہ سے مجھ پر دَم واجب ہو گیا تھا مگر اب وہ دَم دینے کی اِستطاعت تو رکھتا ہے لیکن وہاں جانے کے لئے اس کے پاس وَسائل نہیں ہیں تو ایسی صورت میں وہ دَم کی اَدائیگی کے لئے کیا کرے؟ (جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کا سوال)

---

1 ...یہ سُوال شعبۂ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

جواب: اگر وہاں جاکر دَم ادا کرنے کی اِستطاعت نہیں تو کسی کو فون کرکے یا کسی حج و عمرے پر جانے والے کے ذَریعے اپنی طرف سے دَم ادا کروایا جاسکتا ہے۔

بار بار حرمینِ طیبین حاضری دینے والوں کے لئے مدنی پھول

سُوال: مجھے پتا چلا ہے کہ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے 30 سال سے یہاں ایک عید بھی نہیں کی، ساری عیدیں حرمینِ طیبین میں کی ہیں، اِسی طرح بعض لوگوں کو وہاں 15، 20 اور 25 سال حج و عمرہ ادا کرتے اور عیدیں مناتے ہوئے گزر گئے ہیں، ان کے لیے کچھ مدنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: ایک تعداد سال یا دو سال میں حج و عمرے کے لئے جاتی ہے اور اپنے اوپر کئی دَم چڑھا کر لوٹتی ہے۔ حاجی عبد الحبیب سحری ٹرانسمیشن میں بتا رہے تھے کہ 20 سال کے بعد میں آج یہاں کراچی میں ہوں، آج کل کورونا وائرس نے سب پر پابندی لگادی ہے۔ ہمارا حسنِ ظن ہے کہ حاجی عبد الحبیب تو حج و عمرے کے مَسائل جانتے ہوں گے کہ اس حوالے سے کافی مدنی مشورے لیتے رہتے ہیں، ورنہ بار بار حاضری کے لئے جانے والے عام لوگوں کو اِحتیاط کرنے کے ساتھ ساتھ بہارِ شریعت کے چھٹے حصے اور رَفیق الحرمین سے حج و عمرے کے مَسائل سیکھ لینے چاہئیں۔ عمرے کے لئے جانے والوں کو رَفیق المعتمرین کا مُطالعہ کرلینا چاہیے نیز اگر دَورانِ مُطالعہ کوئی بات سمجھ نہ آئے تو عُلَمائے کرام سے سمجھنی چاہیے کہ اِس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ غلطیاں ہونے کا اِمکان بہت کم ہو جائے گا۔

100 سالہ شرابی کی توبہ بھی مقبول ہے

سُوال: شراب نوشی کرنے والا شخص اگر شراب پینا چھوڑ دے اور سچی توبہ کرلے تو کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟

جواب: اگر کوئی 100 سال سے شراب پی رہا ہو اور اب شراب چھوڑ کر سچی توبہ کرلیتا ہے، شرمندہ ہوتا ہے اور دوبارہ شراب کی طرف رُخ نہ کرنے کی نیت کرلیتا ہے تو بے شک اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمانے والا ہے۔

مُرادیں پوری کرنے والی منّتیں

سُوال: مُرادیں پوری کرنے کے لئے کونسی منّتیں مانی جائیں؟

جواب: نمازوں، روزوں اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کی منت مانی جاسکتی ہے اور اِن کا پورا کرنا واجب ہو جائے گا۔[1] مُراد پوری ہونے کے لئے دُعائے حاجات اور صلوٰۃُ الحاجات بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ جائز مُراد کے لئے یوں دُعا کرنی چاہیے کہ "اے اللہ پاک میرے حق میں بہتر ہو تو یہ مُراد پوری فرما دے۔" کیونکہ بعض اوقات مُراد بندے کے حق میں بہتر نہیں ہوتی اگر وہ پوری ہو جائے تو آزمائش بھی آسکتی ہے۔

ناحق کسی مسلمان کو ذَلیل کرنا گناہ ہے

سُوال: کیا ملازم کے حقوق ہیں؟ نیز اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اُسے جتنا چاہیں ذَلیل کر سکتے ہیں؟

جواب: ناحق کسی مسلمان کو ذَلیل کرنا گناہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اِس میں اُس کی دِل آزاری اور بے عزتی ہے۔ اگر کسی نے ملازم کو ناحق ذَلیل کیا ہے تو آخرت میں اُس سے باز پُرس ہو گی لہٰذا اِس طرح کرنے والے کو چاہیے کہ وہ توبہ کرے اور ملازم سے مُعافی بھی مانگے۔

گھوڑے، گدھے اور خچر کے جوٹھے اور پسینے کا حکم

سُوال: گھوڑے، گدھے اور خچر کے جوٹھے اور پسینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: گدھے اور خچر کا پسینا پاک ہے،[2] البتہ گدھے اور خچر کا جوٹھا مشکوک ہے[3] جبکہ گھوڑے کا جوٹھا مشکوک نہیں ہے (بلکہ پاک ہے)[4] اور پسینا بھی پاک ہے۔[5]

❁❁❁

---

1 ......فتاوٰی ہندیۃ، کتاب الایمان، الباب الثانی فیما یکون یمینا ومالایکون یمینا، الفصل الثانی فی الکفارۃ، ۲/ ۶۵ ماخوذاً۔

2 ......ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب المیاہ، فصل فی البئر، مطلب: ستت تورث النسیان، ۱/ ۴۳۳۔

3 ......فتاوٰی ہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی فی مالایجوز بہ التوضو، ۱/ ۲۴۔

4 ......فتاوٰی ہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی فی مالایجوز بہ التوضو، ۱/ ۲۳۔

5 ......الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الطہارۃ، باب الاغتسال المسنونۃ، ص ۲۶۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۳۴۴، حصہ: ۲ ملخصاً۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	چُرائی ہوئی چیز مالک تک کیسے پہنچائی جائے؟	13
نعت خواں میرے سر کے تاج ہیں	1	چُرایا ہوا مال ضائع یا ختم ہو جائے تو چور کیا کرے؟	13
”مدینہ یاد آیا ہے“ پڑھنے والے پہلے نعت خواں	2	چُرایا ہوا مال وُرَثاء اور شرعی فقیر کو دینے کی صورت	14
نعت خواں حرص والے اَنداز اپنانے سے بچیں	3	خوددار مَریض کو کس طرح زکوٰۃ دی جائے؟	14
نعت خواں نمازوں کی پابندی کریں	3	تَصاویر والے برتن سجا کر رکھنا کیسا؟	15
نعت خواں کسی کو اُنگلی اُٹھانے کو موقع نہ دیں	4	مشورے پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے بُرا نہیں منانا چاہیے	16
محفلِ نعت کی وجہ سے کسی کو تکلیف دینے کی اِجازت نہیں	4	کیا نماز روزے کے علاوہ بھی مَیِّت پر فدیے ہوتے ہیں؟	16
حق بات سُنی اور مانی چاہیے	5	عبادتوں کے فدیوں کے حوالے سے مدنی پھول	17
میگا فون پر صدائے مدینہ نہ لگائی جائے	6	نفلی حج و عمرہ بعد میں کریں پہلے سابقہ کفارے ادا کریں	19
دعوتِ اسلامی کے نعت خواں کی ذِمّہ داری	7	کفارے ادا کرنا مالداروں کے لئے مشکل نہیں	19
لوگوں کو غیر ضروری باتوں کا زیادہ علم ہوتا ہے	7	اِحرام کی حالت میں بال ٹوٹنے کا حکم	20
لوگوں کو عُلَما کی پہچان نہیں ہوتی	8	دَم ادا کرنے کے لئے پیسے نہ ہوں تو؟	20
سُنّی عالمِ دِین سے ہی مسئلہ پوچھنا چاہیے	8	حج و عمرے کے دَم ادا کرنے کا مفید مشورہ	21
میری فقہی مَسائل کی فیلڈ ہے	9	دَم ادا کرنے کا آسان طریقہ	21
سب سے پہلے سفید لباس پہننے کا مشورہ دینے والے	10	بار بار حرمین طیبین حاضری دینے والوں کے لئے مدنی پھول	22
کتنے دِن تک مٹی کے بَرتن اِستعمال کرسکتے ہیں؟	11	100 سالہ شرابی کی توبہ بھی مقبول ہے	22
مٹی کے پُرانے بَرتن ضائع نہ کریں	11	مُرادیں پوری کرنے والی مَنَّتیں	22
مَرد و عورت کے وُضو میں فرق	12	ناحق کسی مسلمان کو ذَلیل کرنا گناہ ہے	23
دَورانِ وُضو ناک میں پانی چڑھانا سنّتِ مؤکدہ ہے	12	گھوڑے، گدھے اور خچر کے جوٹھے اور پسینے کا حکم	23

ماخذو مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفٰی	مطبوعات
بخاری	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
البدور السافرۃ	امام ابو الفضل جلال الدین عبدالرحمن بن ابو بکر سیوطی، متوفّٰی ۹۱۱ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ ۱۴۱۱ھ
مطالع المسرات	علامہ محمد مہدی فاسی، متوفّٰی ۱۱۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الجوھرۃ النیرۃ	امام ابو بکر بن علی الحدادی، متوفّٰی ۸۰۰ھ	کراچی
دُرِّمختار	علاؤالدین محمد بن علی حصکفی، متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفّٰی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفّٰی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
اسلامی بہنوں کی نماز	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غور وفکر“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8

0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net